روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس
جمعہ 3 جنوری 2014ء ...... 1435 ہجری 3 صلح 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 3

والدہ کا خواب

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب مَیں پیدا ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک نوران سے نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے ہیں۔

(مشکوٰۃ، باب فضائل سید المرسلینؐ،فصل دوم)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کے عاشق صادق تھے۔ سفر ہجرت کے متعلق بیان فرماتے تھے کہ راستے میں ایک چرواہے سے دودھ لے کر رسول اللہ ﷺ کو پلایا جب رسول اللہ ﷺ نے دودھ پی لیا تو میرا دل راضی ہوگیا۔ (مسند احمد جلد 1 ص 6)

یہ فقرہ آپؓ کی کمال محبت کو خوب ظاہر کرتا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے خود آپ نے وہ دودھ پیا اور دل خوش ہوگیا۔ مرتے دم تک آقاؐ سے اپنے عشق کا اظہار کرتے رہے۔ بار بار پوچھتے آج کیا دن ہے؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا سوموار کا دن۔ فرمایا دیکھو اگر میں مرجاؤں تو کل کا انتظار نہ کرنا۔ مجھے وہ دن اور راتیں بھی محبوب ہیں، جو رسول اللہؐ سے کسی لحاظ سے مناسبت یا قربت رکھتی ہیں۔ (مسند احمد جلد 1 ص 3)

حضرت ابوبکرؓ اہل بیت رسولؐ سے بھی بڑی محبت تھی۔ آنحضور ﷺ کی وفات سے چند روز بعد کا واقعہ ہے۔ حضرت علیؓ آپ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں حضرت حسنؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت حسنؓ کو کندھوں پر اٹھالیا۔ فرمانے لگے ’’خدا کی قسم نبی کریم ﷺ پر اس کی شکل گئی ہے۔ علی پر ہرگز ان کی شباہت نہیں‘‘۔ حضرت علیؓ اس لطیف مزاح اور اظہار محبت سے لطف اندوز ہوکر مسکرانے لگے۔ (مسند احمد جلد 1 ص 8)

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے عظیم سانحہ پر جب بڑے بڑے بہادروں کے پتّے پانی ہورہے تھے، آپ نے کیسی استقامت دکھائی اور کس طرح صحابہ رسولؐ کی ڈھارس بندھائی۔

صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سب سے بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو میدان جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوا کرتا تھا کیونکہ سب سے زیادہ شدت سے حملہ وہیں ہوتا تھا۔ یہ مقام شجاعت حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ جیسے اصحاب کو حاصل تھا۔ حضرت علیؓ نے ایک دفعہ صحابہ سے پوچھا کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم تو کہنے لگے ’’حضرت ابوبکرؓ سب سے زیادہ بہادر تھے۔ جنگ بدر میں ہم نے رسولؐ اللہ کیلئے ایک جھونپڑی یا خیمہ تیار کیا تو سوال پیدا ہوا کہ اب رسول اللہ ﷺ کا پہرہ کون دے گا تاکہ مشرک آپؐ پر حملہ نہ کرسکیں؟ خدا کی قسم! کسی شخص نے ادھر کا رخ نہیں کیا مگر ابوبکرؓ تلوار لے کر اس پر حملہ آور ہوئے۔ یہ تھے تمام لوگوں سے بڑھ کر بہادر۔ میں نے انہیں مکہ میں اس حال میں بھی دیکھا کہ رسولؐ اللہ کو کفار قریش نے گھیر رکھا ہے اور کوئی استہزاء وتمسخر کرتا تھا تو کوئی آوازکستا۔ ہم میں سے کوئی آگے نہ بڑھا سوائے ابوبکرؓ کے۔ انہوں نے کسی کو ادھر دھکیلا تو کسی کو ادھر پرے ہٹایا۔‘‘ (مجمع الزوائد جلد 9 ص 46)

حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ کے وزیر اور مشیر تھے۔ نازک لمحات میں آنحضور ﷺ کے لئے تسلی کا موجب ہوتے تھے۔ بدر کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ جھونپڑی میں نہایت درد اور الحاح کے ساتھ دعا کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ سے اپنے آقا کی یہ حالت دیکھی نہ جاتی تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کمال ادب سے عرض کیا ’’یارسول اللہؐ! اب بس کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کی فتح کے وعدے ضرور پورے ہوکر رہیں گے۔‘‘ (بخاری کتاب المغازی)

(بحوالہ سیرت صحابۂ رسول از حافظ مظفر احمد صاحب)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کرکے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہوچکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مَد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

یقین ایمان کو قوت دیتا اور خدا کو دکھاتا ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

’’اے لوگو جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شائد تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اُس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہئے تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بَن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کرسکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے گناہ یقین پر غالب نہیں ہوسکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اُس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفّارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے۔ اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اُس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں اور اُس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذّات کا سامان دیکھ کر اُن کی طرف کھینچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذّات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اُس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جب کہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بیباکی کی جڑھ بے خبری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُر زور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رخ کیا ہے اور یا اس کے گھر کے اردگرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اُس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اُس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پاسکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے واستعینوا ...... یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو‘‘

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 67)

☆☆☆

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب

الفضل کا ساتواں صفحہ۔ دعاؤں کا خزانہ

دعا ہم احمدیوں کی زندگی کا محور ہے۔ ہماری ساری عمر دعاؤں کے سہارے ہی گزرتی ہے اور قدم قدم پر ہمیں ہمارے دین نے کوئی نہ کوئی دعا سکھائی ہے۔ سونے، جاگنے، کھانے، پینے، سفر و حضر میں حتیٰ کہ بیت الخلا جانے اور واپس آنے کی دعا بھی ہمیں بچپن میں ہی ازبر کرادی جاتی ہے۔ یہ ہمارے والدین کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنی جماعت کو یہی سبق دیا ہے کہ ہمارا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی ہے اور عرب کے صحرا میں جو خوبصورت پھول کھلے اور ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہوا وہ ایک فانی فی اللہ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ تھا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ ’’دعاؤں کے بغیر کوئی زندگی نہیں‘‘۔ یہی وجہ ہے ہمارا اوڑھنا، بچھونا دعا ہی ہے۔ ہر ایک موقعہ پر ہم احمدی دعا کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ ملاقات کے وقت، مل کر بچھڑتے ہوئے اکثر آخری فقرہ ہمارا یہی ہوتا ہے ’’دعاؤں میں یاد رکھیں‘‘ حتیٰ کہ ہماری دفتری خط و کتابت میں بھی بعض افراد بڑے اہتمام سے یہ فقرہ ضرور لکھتے ہیں ’’دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کے ساتھ‘‘۔

ہمارے عقیدہ اور ایمان کے مطابق آج کے زمانہ میں سب سے زیادہ جس بزرگ ترین اور خدا رسیدہ ہستی کی دعا قبول کی جاتی ہے وہ ہمارے پیارے امام، ہمارے آقا حضور پُرنور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ جب بھی کوئی مشکل یا ابتلاء ہو، کوئی امتحان درپیش ہو، بیماری نے آگھیرا ہو تو سب سے پہلے دھیان اسی طرف جاتا ہے کہ حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا جائے اور بعض اوقات ابھی یہ خط حوالہ ڈاک نہیں کیا ہوتا کہ قبولیت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جب حضور کے دعاؤں کے پُراثر جوابات موصول ہوتے ہیں تو ایک تسکین کی لہر سارے جسم میں دوڑ جاتی ہے اور یقین ہو جاتا ہے کہ اب حاجت روائی ہو جائے گی۔

دعائیں حاصل کرنے کا ایک اور بڑا خوبصورت اور تیر بہدف وسیلہ ہمارا ’روزنامہ الفضل ربوہ‘ ہے۔ ’الفضل‘ میں درخواست دعا کا اعلان دینے سے بھی دل طاقت پکڑتا ہے اور حوصلہ ہوتا ہے کہ ساری دنیا میں جہاں جہاں اخبار پہنچتا ہے وہاں وہاں ہمارے لئے ضرور دعا ہو گی۔

خاکسار کے علم میں یہ بات ہے کہ جماعت کے بعض بزرگ روزنامہ الفضل پڑھنے کے بعد اخبار کو اپنی جھولی میں رکھ کر ہاتھ اُٹھاتے ہیں اور ان تمام لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں جنہوں نے دعا کی استدعا کی ہوتی ہے۔ ایسے بزرگوں میں سے ایک محترم چودھری شبیر احمد صاحب سابق وکیل المال اوّل، تحریک جدید بھی تھے۔ اسی طرح ربوہ کے محلّہ دارالصدر غربی قمر کے ایک پرانے بزرگ (جن سے میرا تعارف سن ساٹھ کی دہائی میں ہوا تھا) محترم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کی بھی یہی عادت تھی۔ موصوف بہت دعا گو تھے۔ انہوں نے تو ایک کاپی بنا رکھی تھی جس میں ان لوگوں کے نام درج تھے جن کے لئے وہ روزانہ بلاناغہ نماز تہجد میں دعا کرتے تھے۔ میرے والد محترم مولانا محمد منور صاحب کا نام بھی اس کاپی میں درج تھا اور بعد میں میں نے اپنا نام بھی اس میں درج کروا دیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج بھی زندہ لوگوں میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو باقاعدگی سے الفضل پڑھ کر دعا کرتے ہیں۔

صرف درخواست ہائے دعا تک یہ بات محدود نہیں۔ دیگر جماعتی معلومات اور خبریں ساری دنیا میں پہنچانے کا ایک وسیلہ ہمارا پیارا اخبار ’الفضل‘ ہے۔ تکمیل قرآن اور آمین کی خبریں، نئی پیدائش، عزیزان کی وفات، نکاح و شادی، رخصتانہ اور ولیمہ کی خبروں کے ساتھ ساتھ معصوم و بے گناہ احمدیوں کی شہادت، حضور انور کی اقتداء میں ادا کی گئی نماز ہائے جنازہ، اظہار ہمدردی پر شکریہ احباب جماعت کی گمشدہ رقم و کاغذات کا اعلان حتیٰ کہ دھوکہ دہی سے نقصان پہنچانے والے لوگوں سے محفوظ رہنے کی وارننگ یہ تمام امور جماعت کے رابطے مضبوط کرنے، دعائیں حاصل کرنے اور تازہ حالات سے آگاہ رہنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

عام طور پر روزنامہ الفضل ربوہ کے صفحہ نمبر 7 پر ایسے اعلانات ہوتے ہیں جس میں دعاؤں کی درخواست کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ساری دنیا کے احمدیوں کے تازہ حالات سے آگاہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس پیارے اخبار سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور اس کے ذریعے دعاؤں کا خزانہ حاصل کرنے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

ڈاکٹر اشتیاق احمد صاحب کے ایک مضمون پر تبصرہ

مکرم اشتیاق احمد صاحب کا ایک مضمون Splitting India کے نام سے Friday Times میں کئی اقساط میں شائع ہوا۔ ان اقساط میں قیام پاکستان کے پس منظر کے بارے میں مختلف موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ اس کی پانچویں قسط میں جو کہ 18 تا 24 / اکتوبر 2013ء کو شائع ہوئی، حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا تفصیلی ذکر ہے۔ اس کے ایک حصہ کے بارے میں صحیح تاریخی حقائق پیش کیے جا رہے ہیں ۔ مضمون کی اس قسط کے پہلے حصہ میں اشتیاق احمد صاحب نے خاص طور پر اس بات کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو DEMONIZE کرتے ہیں یعنی خواہ مخواہ میں ان کے متعلق منفی تبصرے کرتے ہیں اور بعض لوگ LIONIZE کرتے ہیں یعنی ان کی مثبت باتوں کو غیر ضروری طور پر بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

اس قسط میں مصنف نے ایک لمبی بحث درج کی ہے جو کہ مختلف محققین اور مصنفین کے درمیان ہوئی ہے کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے قراردادِ پاکستان کی تیاری میں کوئی کلیدی کردار ادا کیا تھا کہ نہیں اور یہ طویل بحث درج کرنے کے بعد انہوں نے یہ نتیجہ پیش کیا ہے کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے followers اور مداح یہ دعویٰ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے قراردادِ پاکستان کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ یہ بھی واضح نہیں کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے followers سے ان کی کیا مراد ہے؟ اس کے معاً بعد وہ اس بات کی واضح تردید تو نہیں کرتے کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے اس قرارداد کی تشکیل میں کوئی اہم کردار ادا کیا تھا بلکہ یہ نتیجہ لکھتے ہیں کہ اگر انہوں نے ایسا کیا بھی تھا تو

The question is did he so as a free agent? He was a member of the Viceroys executive council and such a position effectively precludes him saying something that would jeopardize British interests. If not Linlithgo then some other British agency must have given him a nod to go ahead.

یعنی سوال یہ ہے کہ کیا انہوں نے ایک آزادانہ حیثیت میں ایسا کیا تھا؟ وہ اس وقت وائسرائے کی انتظامی کونسل کے ممبر تھے۔ یہ حیثیت انہیں اس بات سے روکتی تھی کہ وہ ایسی بات کہیں جس سے برطانوی مفادات کو نقصان پہنچتا ہو۔ اگر لنلتھگو (جو اس وقت وائسرائے تھے) نے نہیں تو کسی اور برطانوی ایجنسی نے انہیں اشارہ کیا ہوگا کہ وہ ایسا کریں۔

ڈاکٹر اشتیاق احمد صاحب ایک محقق اور مصنف ہیں لیکن افسوس اس مرحلہ پر حقائق کی بجائے محض مفروضوں کی دنیا میں کھڑے ہو کر نتائج اخذ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ایک دعویٰ پیش کر رہے ہیں لیکن اس کے حق میں کوئی دلیل نہیں پیش کر رہے اور اس وجہ سے ان کی تحریر تاریخی تجزیہ کی بجائے افسانوی طرز کی غمازی کر رہی ہے۔ یہاں پر کچھ حقائق کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

قرارداد پاکستان کی تیاری میں چوہدری صاحب کا کردار:

جن مصنفوں کی بحث کا ذکر ڈاکٹر اشتیاق صاحب نے کیا ہے ان کی بحث سے قطع نظر قراردادِ پاکستان کی تیاری میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے کردار کے حوالے سے چند امور کا ذکر ضروری ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن کا ڈاکٹر اشتیاق صاحب نے بالکل ذکر نہیں کیا۔

1۔ حقیقت یہ ہے کہ لاہور کے جلسہ میں قراردادِ پاکستان پیش ہونے سے پہلے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے وائسرائے کو ایک میمورنڈم لکھ کر بھجوایا تھا جس میں آزادی کے وقت برصغیر کی تقسیم کی تجویز پیش کی تھی اور یہ تجویز پیش کی تھی کہ وہ صوبے باقی برصغیر سے علیحدہ کر دیے جائیں جن کا بڑا حصہ بعد میں پاکستان میں شامل ہوا۔ اس وقت اس میمورنڈم کے مندرجات کا اعلان نہیں کیا گیا تھا اور اسے خفیہ رکھا گیا تھا۔ اس کی ایک کاپی قائدِاعظم محمد علی جناح کو بھی بھجوائی گئی تھی۔ اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد لاہور میں قراردادِ پاکستان منظور کی گئی اور اس کی تجاویز تقریباً وہی تھیں جو کہ اس میمورنڈم میں بیان ہوئی تھیں۔

2۔ اس کے بعد پاکستان وجود میں آیا اور بے شمار لوگوں اور گروہوں نے اس ملک کی آزادی کے لیے اپنی خدمات کی خوب تشہیر کی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات یہ تشہیر باہمی رسہ کشی میں بھی تبدیل ہوگئی اور تو اور جو پاکستان کے قیام کے مخالف تھے وہ بھی بڑھ چڑھ کر یہ دعوے کرنے لگے کہ ہم نے ہی تو اس ملک کے بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ لیکن حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کبھی اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ انہوں نے اس وقت وائسرائے کو اس قسم کا کوئی میمورنڈم بھجوایا تھا۔ یہاں تک کہ جب 1953ء میں اور اس کے بعد بھی آپ کے خلاف ہر قسم کا جھوٹا پراپیگنڈا کیا گیا تو بھی آپ نے اپنی اس خدمت کا کوئی اظہار نہیں کیا اور نہ ہی آپ نے اپنی خودنوشت سوانح حیات ''تحدیثِ نعمت'' میں اس بات کا کوئی ذکر فرمایا۔

3۔ کئی دہائیاں بیت گئیں اور کسی کو اس میمورنڈم کے وجود کی کوئی خبر نہیں تھی۔ شاید کسی کو اس میمورنڈم کی خبر بھی نہ ہوتی اگر پاکستان کے مشہور سیاستدان خان عبدالولی خان صاحب اپنی کتاب Facts are Facts کی تیاری کے لیے لندن جا کر تمام ریکارڈ کا جائزہ نہ لیتے۔ جب انہوں نے اس ریکارڈ کا جائزہ لیا تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ قراردادِ پاکستان کے منظور ہونے سے کچھ قبل حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے تقسیم برصغیر کے بارے میں تجاویز وائسرائے کو بھجوائی تھیں اور ان کی کاپی قائدِاعظم کو بھجوائی گئی تھی۔ جنرل ضیاء صاحب کا زمانہ تھا۔ ایک طبقہ کو ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ تردیدوں اور وضاحتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن اس بحث کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ یہ میمورنڈم شائع ہو کر منظر عام پر آ گیا اور حقائق سامنے آ گئے۔

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ جہاں ڈاکٹر اشتیاق صاحب کے مضمون میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے مداح ان کی خدمات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں وہاں اس حقیقت کا کوئی ذکر تک نہیں کہ خود حضرت چوہدری صاحب نے تو اس میمورنڈم کا ذکر تک بھی نہیں فرمایا تھا کجا یہ کہ اس کو بنیاد بنا کر کوئی ستائش حاصل کرنے کی کوشش کی ہوتی۔ اس لئے مذکورہ بحث بالکل ہی غیر متعلقہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ جب خان عبدالولی خان صاحب کی کتاب کی اشاعت کے بعد اس حوالے سے بحث شروع ہوئی تو حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک مضمون لکھا جو کہ پاکستان ٹائمز 13 فروری 1982ء میں شائع ہوا۔ اس کے شروع میں ہی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں پہلے بھی کئی مرتبہ یہ واضح کر چکا ہوں کہ پاکستان اگر کسی ایک شخص کی کوششوں سے بنا تھا تو وہ قائدِاعظم محمد علی جناح کی شخصیت تھی۔

اس بحث کے بعد ڈاکٹر اشتیاق صاحب یہ نیا نظریہ پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے یہ میمورنڈم لکھا تو آزادانہ طور پر نہیں لکھا ہوگا۔ ہو نہ ہو یا تو یہ وائسرائے کے کہنے پر لکھا ہوگا یا کسی برطانوی ایجنسی کے اشارہ پر لکھا ہوگا اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس وقت حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن تھے وہ کوئی ایسی رائے نہیں دے سکتے تھے جو کہ برطانوی مفادات کے لیے مضر ہو۔ بڑے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ مکرم ڈاکٹر اشتیاق صاحب صرف مفروضے پیش کر رہے ہیں اور ان کی تائید میں کوئی شواہد پیش نہیں کر رہے۔ جب کوئی شخص کوئی دعویٰ کرے یا دوسرے کی نیت کے بارے میں کوئی منفی دعویٰ پیش کرے تو بارِ ثبوت اس کے ذمہ ہوتا ہے۔ جس تحریر میں صرف دعوے اور مفروضے پیش کئے جا رہے ہوں وہ سنجیدہ تحریر نہیں کہلا سکتی۔ فرض کریں کہ کل کو اگر کوئی غیر سنجیدہ شخص یہ دعویٰ پیش کردے کہ ڈاکٹر اشتیاق صاحب نے یہ طویل مضمون کسی بیرونی طاقت یا کسی ایجنسی کے کہنے پر لکھا ہے تو سب یہی کہیں گے کہ اس کا کوئی ثبوت پیش کرو اور اگر وہ کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے تو اس کے الزام کو قابلِ توجہ نہیں سمجھا جائے گا۔

اور خواہ مخواہ اس دعویٰ کو پر اسرار بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ اس وقت وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں مختلف سیاسی جماعتوں سے وابستہ وزراء شامل ہوتے تھے اور جب کسی اہم معاملہ پر بحث چل رہی ہوتی تھی تو حکومت کی طرف سے ان کی آراء طلب کی جاتی تھیں اور یہ سب اپنے اپنے موقف حکومت کو بھجواتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اس موقع پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے مسلم لیگ کا موقف حکومت تک پہنچانا تھا کیونکہ آپ مسلم لیگ کے صدر رہ چکے تھے۔ اس وقت یہ بحث عروج پر تھی کہ آئندہ ہندوستان کی آئینی شکل کیا ہوگی؟ اور خان عبدالولی خان صاحب کی کتاب Facts are Facts کے صفحہ 29 پر وائسرائے لنلتھگو کے خط کے مندرجات درج ہیں جو کہ برطانیہ کے وزیر ہند کو لکھا گیا تھا۔ اس میں وائسرائے نے لکھا ہے کہ میں نے چوہدری ظفر اللہ خان کو کہا تھا وہ ان معاملات پر اپنی آراء کو میمورنڈم کی شکل میں بھجوائیں اور اس میمورنڈم کی کاپی (قائدِ اعظم) جناح کو بھی بھجوا دی گئی ہے اور یہ تجاویز مسلم لیگ کے اجلاس میں بھی پیش کی جائیں گی۔ صاف ظاہر ہے کہ اس وقت حسبِ روایت حکومت نے زیر بحث آئینی معاملہ پر آراء کو تحریری شکل میں ڈھالنے کا کہا تھا اور اسی وقت یہ سب کچھ قائدِاعظم کے علم میں بھی آ چکا تھا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتی کہ ان حقائق کی موجودگی میں اس پہلو کو اتنا پُر اسرار بنانے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔

میمورنڈم کے کچھ حصے

مکرم ڈاکٹر اشتیاق صاحب ایک مصنف اور مورخ ہیں۔ کیا ہی مناسب ہوتا کہ وہ مفروضوں کے علاوہ اس میمورنڈم کے مندرجات پیش کر دیتے۔ اگر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا یہ میمورنڈم برطانوی مفادات کے لئے لکھا گیا تھا تو اس کے مندرجات ہی اس بات کو ظاہر کر دیں گے۔ ہم یہاں اس میمورنڈم کے کچھ حصے پیش کر کے فیصلہ پڑھنے والوں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ (اس میمورنڈم کا متن ملاحظہ کرنے کے لیے دیکھیں پاکستان ٹائمز 23 جنوری 1982ء)

اس میمورنڈم کے آغاز میں ہندوستان کے آئینی مستقبل کے بارے میں وائسرائے اور گاندھی جی کے بیانات کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔

So far as the Muslims are concerned the prospect is disquieting enough whichever of these two positions may ultimately be accepted.

یعنی جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ان دونوں میں سے کوئی بھی موقف منظور کیا جائے تو بے چینی کا منظر سامنے آتا ہے۔

اگر یہ میمورنڈم وائسرائے کو خوش کرنے کے لئے اور اس کے خیالات کے مطابق ہی لکھا گیا تھا تو اس کے بیان سے اختلاف کیوں کیا جا رہا ہے اور یہ کیوں لکھا گیا تھا کہ ان کے ایک اہم بیان سے مسلمانوں میں عدم اطمینان پیدا ہو رہا ہے۔

پھر اس دور میں مسلمانوں کے خیالات کے بارے میں لکھا ہے۔

The minorities particularly the Muslims are far more apprehensive today with regard to their future than they have ever been in the past.

یعنی آج اقلیتیں بالخصوص مسلمان اپنے مستقبل کے بارے میں اتنی تشویش میں مبتلا ہیں جتنا آج سے پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔

ڈاکٹر اشتیاق صاحب لکھ رہے ہیں کہ اس وقت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چونکہ وائسرائے کی کونسل کے ممبر تھے اس لیے انہوں نے جو کچھ لکھا ہوگا وہ ان کے اشارے پر ہی لکھا ہوگا۔ لیکن یہ جملہ ہی ظاہر کر رہا ہے کہ اس میمورنڈم میں مسلمانوں کی پریشانیوں کا ذکر کیا ہے اور اس میمورنڈم کا طویل حصہ ان سے ہونے والی زیادتیوں کے بارے میں ہے۔ اگر یہ میمورنڈم اسی غرض کے لیے لکھا گیا تھا جو کہ ڈاکٹر اشتیاق صاحب بیان فرما رہے ہیں تو پھر اس میں مسلمانوں کے مسائل اور ان کی پریشانیوں کو کیوں بیان کیا گیا اور ان سے ہونے والی زیادتیوں کا ذکر بار بار کیوں کیا گیا ہے۔

اب ملاحظہ کریں کہ اس مضمون میں لکھا گیا ہے کہ یا تو یہ میمورنڈم وائسرائے نے لکھوایا ہوگا یا پھر برطانوی حکومت کی کسی ایجنسی نے اشارہ کیا ہوگا کہ اس مضمون کا میمورنڈم لکھو۔ اب دیکھتے ہیں کہ اس میں برطانوی سیاستدانوں کے بارے میں لکھا ہے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب لکھتے ہیں:

We regret to have to state that ignorance of the average British statesman of the conditions in India is profound and complete.

یعنی ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اوسط برطانوی سیاستدان ہندوستان کے حالات کے متعلق مکمل طور پر لاعلم ہے۔

اگر یہ مفروضہ تسلیم کیا جائے کہ یہ میمورنڈم برطانوی حکومت نے اپنے مفادات کے لیے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے لکھوایا تھا تو یہ مضحکہ خیز نتیجہ سامنے آتا ہے کہ وہ خود اپنے اوپر شدید تنقید کروا رہے تھے اور اپنے مفادات اسی میں سمجھتے تھے کہ انہیں مکمل طور پر لاعلم قرار دیا جائے۔

پھر وائسرائے اور برطانوی وزیر کے بارے میں لکھا ہے:

The Congress is forcing Viceroy and Secretary of State to make declaration after declaration.

یعنی کانگرس وائسرائے اور سیکرٹری آف سٹیٹ کو مجبور کر کے ان سے ایک اعلامیے کے بعد دوسرا اعلامیہ نکلوا رہی ہے۔

اس کا مطلب ظاہر ہے کہ تم کانگرس کے ہاتھ میں کھیل رہے ہو اور وہ جب چاہیں تم سے ایک کے بعد دوسرا اعلان نکلوا لیتے ہیں۔ ذرا ایک نظر اس جملہ پر ڈالیں جو کہ اس حکومت کو لکھا جا رہا تھا جو اس وقت آدھی دنیا پر حکمران تھے اور ایک نظر ڈاکٹر اشتیاق صاحب کے نتیجہ پر ڈالیں کہ یہ میمورنڈم تو برطانوی حکومت کو خوش کرنے کے لیے اور ان کے کہنے پر ہی لکھا گیا تھا۔

اور پھر ملاحظہ کریں کہ اس میمورنڈم میں وائسرائے اور برطانوی حکومت کو خوش کرنے کے لئے یہ بھی لکھا گیا تھا:

From the point of view of ...... the Muslims the implications of the Viceroys speech are such that the position can scarcely be worse..

یعنی وائسرائے کو لکھا گیا ہے کہ آپ کی تقریر کے بعد مسلمانوں کے لئے پوزیشن اتنی خراب ہوگئی ہے کہ اس سے زیادہ خراب ہونا مشکل ہے۔

اور یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ سب کچھ وہ شخص لکھ رہا تھا جو اس وقت وائسرائے کی کابینہ میں شامل تھا۔ کیا کوئی ذی ہوش اسے خوشامد قرار دے سکتا ہے۔ اس وقت کابینہ میں شامل کسی شخص نے اتنی جرأت سے اظہار حق نہیں کیا ہوگا۔

پھر ریاستوں کے بارے میں برطانوی مدبرین اور سیاستدانوں کی آراء کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

It appears to us to be a most unfair and lop-sided arrangement and so far as the states are concerned entirely undemocratic.

یعنی ریاستوں کے بارے میں برطانوی اکابرین کی یہ تجاویز انتہائی غیر منصفانہ اور غیر متوازن ہونے کے ساتھ غیر جمہوری بھی ہیں۔

برطانوی حکومت نے ہندوستان کے لیے 1935ء میں ایک آئینی ڈھانچہ منظور کیا تھا۔ اس کے بعض اہم آئینی پہلوؤں کا ذکر کر کے لکھا ہے۔

This appears to us a most topsy-turvy arrangement.

یعنی ہمارے نزدیک یہ انتظامات اسی طرح ہیں جیسے کسی چیز کی ٹانگیں اوپر اور سر نیچے ہو۔

اور یہ اس آئینی ڈھانچے کے بارے میں لکھا جا رہا ہے جو کہ برطانوی حکومت نے ہندوستان پر نافذ کیا تھا۔

بہت خوب! یہ ہے وہ میمورنڈم جو کہ ڈاکٹر اشتیاق صاحب کے نزدیک برطانوی حکومت کے مفادات کی حفاظت کے لئے اور ان ہی کے کہنے پر لکھا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب خرد کو جنوں اور جنوں کو خرد قرار دیں تو ان کی مرضی لیکن کوئی انصاف پسند شخص ان کے مفروضے کو تسلیم نہیں کر سکتا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب پاکستان ٹائمز کی مذکورہ اشاعت میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا یہ میمورنڈم شائع ہوا تو اس میمورنڈم کے بارے میں وائسرائے لارڈ لنلتھگو کا ایک خط بھی شائع ہوا۔ یہ خط برطانیہ کے وزیر لارڈ زیٹلینڈ (Zetland) کو لکھا گیا تھا۔ اس وقت یہ خط خفیہ رکھا گیا تھا اور اب اس کے مندرجات منظر عام پر آچکے ہیں۔ اس کو پڑھ کر بھی رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ مکرم ڈاکٹر اشتیاق صاحب کے دعاوی میں کوئی وزن ہے کہ نہیں۔ اس خط میں وائسرائے صاحب اس میمورنڈم کے متعلق لکھتے ہیں۔

...... which I remarked purported to be a statement of position from the extreme point of view.

یعنی اس کے متعلق میں نے یہ تبصرہ کیا تھا کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک انتہائی نقطہ نگاہ کی پوزیشن ہے۔

اس جملہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت وائسرائے کے نزدیک یہ تقسیم ہند کی تجویز ایک انتہائی نقطہ نگاہ تھی نہ کہ انہوں نے یہ میمورنڈم خود لکھوایا ہو۔ پھر وہ لکھتے ہیں اس وقت میں نے اس میمورنڈم کے بارہ میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے بات نہیں کی تھی اور بعد میں نے ان سے کہا کہ

...... to put me a little more in the picture.

یعنی مجھے بھی اس کی تفصیلات کے متعلق کچھ اعتماد میں لیا جائے۔

وہ لکھتے ہیں کہ اس پر حضرت چوہدری صاحب نے جواب دیا کہ یہ ابھی پہلا ڈرافٹ ہے اور اگر اس میں ان کا نام نہ لیا جائے تو وہ اسے کہیں بھی بھجوا سکتے ہیں اور برطانیہ کی مرکزی وزیر کو بھی بھجوا سکتے ہیں اور پھر حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اس کی کاپیاں قائداعظم محمد علی جناح اور حیدری صاحب کو بھجوائی جا چکی ہیں۔

وائسرائے صاحب کا خط تو صاف یہ ظاہر کر رہا ہے کہ پیشتر اس کے کہ وائسرائے کو مکمل تفاصیل معلوم ہوتیں، اس کی کاپی قائداعظم محمد علی جناح کو بھجوائی جا چکی تھی۔ اس وقت مسلم لیگ کے اکابرین اس قسم کی تجاویز پر غور کر رہے تھے۔ پھر وائسرائے صاحب لکھتے ہیں:

I cannot claim even yet to have had time to absorb it fully, and I would prefer to suspend my comment on it until later. But it is a substantial trenchant piece of work and I shall be greatly interested in your own reaction to it.

میں ابھی یہ بھی نہیں کہہ سکا کہ مجھے اسے پوری طرح سمجھنے کا وقت ملا ہے۔ میں ابھی اس پر اپنا تبصرہ موخر رکھنا پسند کروں گا۔ مگر یہ خاصی سخت تنقید پر مشتمل ہے اور مجھے اس میں بہت دلچسپی ہے کہ اس پر آپ کا ذاتی ردعمل کیا ہے۔

مختصراً یہ کہ مکرم ڈاکٹر اشتیاق صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے یہ میمورنڈم برطانوی حکومت کے کل پرزوں نے لکھوایا تھا اور اس وقت کے وائسرائے کا وہ خط جو اس وقت خفیہ رکھا گیا تھا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اس کو لکھوانا تو ایک طرف رہا اس وقت کی انگریز حکومت کے نزدیک یہ ایک غیر متوقع اور انتہا پسند میمورنڈم تھا اور وہ اسے سخت تنقید سمجھ رہے تھے۔

باقی صفحہ 5 پر

مکرم مرزا عثمان احمد صاحب

ٹرانسپورٹ کے جدید ذرائع کی وجہ سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے چند آسان طریقے

اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹرانسپورٹ کے جدید ذرائع انسانی روزگار، ثقافتی اور تہذیبی زندگی کے لئے نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ایک عام انسان کی زندگی میں ان کی اہمیت اس قدر ہے کہ ہر انسان اپنی روزمرہ زندگی میں ان سے کئی فوائد اٹھاتا ہے۔ مثلاً بچوں کو سکول لے جانا اور لانا، بازار جانا، یا کسی ایمرجنسی کی صورت میں فوراً ہسپتال جانا وغیرہ۔ گویا انسان ایک ہی وقت میں کئی کام کرسکتا ہے۔ اسی طرح اناج اور دیگر انسانی ضروریات کی اشیاء دنیا کے ہر کونے میں آسانی سے پہنچ جاتی ہیں۔ جن سے لاکھوں افراد اور ممالک معاشی طور پر بہت سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ بہت ساری صنعتیں جو ان ذرائع آمدورفت کو بنانے میں مصروف ہیں ان کو بھی اور ان کے متعلقہ ممالک کو بھی ان سے بہت فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ جتنی زیادہ ایسی صنعتیں پھیلتی ہیں اتنے زیادہ لوگوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دنیا بھر کے کاروباری ادارے اپنی بنائی ہوئی ایسی اشیاء دنیا کے ان ممالک کو بھجوا سکتے ہیں جہاں وہ پائی نہیں جاتیں یا کم ہیں۔ سیر و سیاحت کے اعتبار سے بھی ٹرانسپورٹ کے جدید ذرائع نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب دنیا کی سیر پر جانا صرف امراء کے بس کی بات تھی۔ لیکن آج کل ٹرانسپورٹ کے جدید ذرائع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک عام آدمی بھی دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کا سفر تھوڑے وسائل کے ساتھ اور جلدی کرسکتا ہے۔

بدقسمتی سے جدید ذرائع آمدورفت سے انسانیت کو جتنا فائدہ پہنچا ہے اتنا ہی نقصان بھی ہوا ہے۔ اس وقت دنیا میں گلوبل وارمنگ کی سب سے بڑی وجہ جو سامنے آئی ہے وہ گرین ہاؤس گیسز جیسے کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور میتھین وغیرہ کا اخراج ہے۔ جدید ذرائع ابلاغ ان گیسز کے فضا میں اخراج کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اوسلو ناروے میں Centre for International Climate and Environmental Research میں اس ضمن میں ایک سروے کیا گیا تھا اس کے مطابق ایسی کاربن ڈائی آکسائیڈ جو بنی نوع انسان کی طرف سے فضا میں شامل ہوتی ہے اس کا 15% ذرائع آمدورفت کے استعمال کے نتیجے میں ماحول میں شامل ہوتا ہے۔ انہی ذرائع آمدورفت کی وجہ سے ہر سال کئی لاکھ ٹن زہریلی گیس ہوا میں شامل ہوتی ہے۔ کیونکہ ایندھن کے ایک گیلن کے جلنے سے 25 پاؤنڈ وزن کے برابر گیسز ہوا میں شامل ہوتی ہیں۔ ناسا کے ایک ادارے Goddard Institute for Space Studies کے مطابق اگلے پچاس سالوں میں گلوبل وارمنگ کی سب سے بڑی وجہ روڈ ٹرانسپورٹ ہوگی۔

روڈ ٹرانسپورٹ سے فضا میں شامل ہونے والی آلودگی سے ایک اور بڑا نقصان ہوا میں ہونے والی کیمیائی تبدیلیاں ہیں جو ہوا کو عام انسانی اور حیوانی صحت کے لئے نقصان دہ بنا دیتی ہیں۔ زہریلی ہوا انسانوں میں دماغی اور سانس کی بیماریاں پیدا کرنے کے علاوہ دل کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ نیز کینسر کو بھی پیدا کرتی ہے۔ کاربن مونو آکسائیڈ جب سانس کے ذریعے جسم میں داخل ہوتی ہے تو خون میں آکسیجن کم ہو جاتی ہے۔ یا جب نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ جسم کے اندر داخل ہو جائے تو وہ پھیپھڑوں کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ جسم کے دفاعی نظام کو بھی کمزور کرتی ہے۔ جب سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ ہوا میں شامل ہوتی ہیں تو تیزابی بارش (Acid Rain) کا باعث بنتی ہیں۔ تیزابی بارش فصلوں اور جنگلات کے لئے شدید مضر ہے۔ فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ اور مٹّی کی نمو کی قوت کو متاثر کرتی ہے۔

ایک اور نقصان روڈ ٹرانسپورٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال کا یہ ہے کہ اس سے Urban Sprawl پیدا ہوتا ہے۔ یعنی روڈ ٹرانسپورٹ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے زیادہ سڑکوں کی ضرورت پڑتی ہے اور یوں شہر بڑے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور فاصلے بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس سے شہروں کے اردگرد دیہاتی زندگی اور اس کے فوائد ختم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مال مویشی بھی قدرتی ماحول سے محروم ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات درختوں کی کٹائی بھی اسی مقصد کے لئے کرنا پڑ جاتی ہے۔ جس سے فضا میں آکسیجن کی مقدار کم ہوتی رہتی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عام آدمی اس سلسلے میں ماحول کی صفائی کے لئے اور فضائی آلودگی سے بچنے کے لئے کیا کرسکتا ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سفر یا تو پیدل کیا جائے یا بائیسکل پر۔ مثلاً کسی قریبی دکان پر جانا ہو، یا بچوں کو سکول چھوڑنا ہو یا کوئی اور چھوٹا موٹا کام ہو تو گاڑی کا استعمال نہ کیا جائے بلکہ پیدل یا بائیسکل پر جایا جائے۔ اللہ کے فضل سے ربوہ میں سائیکل کا کافی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ معمولی فاصلے کے لئے بھی موٹر گاڑی یا موٹر سائیکل کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک اور فائدہ پیدل جانے کا یا سائیکل پر جانے کا یہ ہوتا ہے کہ اس سے ورزش ہوتی ہے جو صحت کے لئے مفید ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں اب صبح دفتر جانے کے لئے بائیسکل استعمال ہونا شروع ہو گیا ہے۔ لنڈن کے میئر بورس جانسن ایک مشہور مثال ہیں جو روزانہ اپنے دفتر بائیسکل پر جاتے ہیں۔

دوسری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ ایک عام آدمی Carpooling کرے۔ اس سے مراد چند آدمیوں کا بجائے اپنی اپنی گاڑی استعمال کرکے دفتر جانے کے روزانہ کسی ایک شخص کی گاڑی میں اکٹھے جانا ہے۔ جس سے باقی گاڑیاں اس دن سڑک پر نہ آئیں گی اور یوں ایندھن کے ساتھ ساتھ فضائی آلودگی سے بھی بچا جا سکے گا۔ اس کا دوسرا فائدہ پیسے کی بچت بھی ہے۔

تیسرا کام جو ایک عام آدمی کرسکتا ہے وہ یہ ہے کہ گاڑی کو اچھی حالت میں قائم رکھا جائے تاکہ وہ کسی قسم کی گڑبڑ کے نتیجے میں فضا میں زیادہ دھواں نہ چھوڑے۔ اگر گاڑی کے ٹائر اچھی حالت میں رکھے جائیں، ریگولر ٹیوننگ کروائی جائے، آئل کو وقت پر تبدیل کیا جائے اور ائیر فلٹر کو وقت پر تبدیل کیا جائے تو گاڑی سے فضا میں شامل ہونے والی آلودگی کی مقدار کافی کم ہو جائے گی۔

اگر بفرض محال کسی کو گاڑی کا استعمال ضرور ہی کرنا پڑے تو کوشش کرنی چاہئے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ کام نبٹا لئے جائیں تاکہ گاڑی کم سے کم وقت کے لئے چلے اور آلودگی کا باعث نہ ہو۔

جہاں تک ممکن ہو پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کی جائے۔ مثلاً لاہور سے راولپنڈی اپنی گاڑی میں جانے کی بجائے بس یا ٹرین سے جایا جائے۔ اپنی گاڑی کی بجائے جتنی زیادہ پبلک ٹرانسپورٹ استعمال ہوگی۔ اتنی کم آلودگی فضا میں شامل ہوگی۔ اگر کوئی کہے کہ پاکستان میں پبلک ٹرانسپورٹ اتنی معیاری نہیں۔ تو یہ تو پھر ہر شخص کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ چند گھنٹوں کے آرام کو ترجیح دیتا ہے یا مستقل اچھے ماحول کو۔ ویسے اب پاکستان میں بھی پبلک ٹرانسپورٹ کا معیار کچھ بہتر ہوا ہے اور شرفا کے لئے سفر کی مناسب سہولتیں میسّر ہیں۔

ایوی ایشن انڈسٹری یعنی ہوائی سفر کی صنعت سفر کے دیگر ذرائع میں ایک چھوٹی صنعت ہے۔ لیکن فضائی آلودگی میں اس کا حصّہ کافی زیادہ ہے۔ بلکہ سب سے زیادہ ہے۔ فی کلومیٹر ہوائی جہاز کے سفر میں جتنی آلودگی فضا میں شامل ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی کار یا باقی ذرائع سے شامل ہوتی ہے۔ جو لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک جانا چاہتے ہیں وہ تو بہرحال ہوائی سفر پر مجبور ہیں۔ لیکن ہوائی جہاز کے سفر میں بھی کسی حد تک کوشش کی جاسکتی ہے کہ فضا اور ماحول کو کم نقصان پہنچے۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ ڈائریکٹ فلائٹ استعمال کی جائے۔ جہاز سب سے زیادہ تیل اڑان بھرنے اور اترنے کے وقت استعمال کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ ایسے جہاز سے سفر کیا جائے جس میں زیادہ مسافر سفر کر رہے ہوں۔ تاکہ فلائٹس کی تعداد کم کی جا سکے۔ بعض جہاز بہت کم مسافروں کے ساتھ اڑ جاتے ہیں۔ لیکن ماحول اور فضا کو بہرحال اتنا نقصان ہی پہنچ جاتا ہے جتنا سواریوں سے بھرے ہوئے جہاز کے ساتھ۔ ملک کے اندر سفر تو کوشش کرکے یا تو پبلک ٹرانسپورٹ سے ہونا چاہئے یا کار سے۔ بعض لوگ ملک کے اندر بھی جہاز کے سفر کو ترجیح دیتے ہیں جو کہ ماحول اور فضائی آلودگی میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اب بعض ائیر لائنز نے Offset پروگرام شروع کئے ہیں۔ ان کا فلسفہ یہ ہے کہ جب آپ فلائی کر رہے ہوتے ہیں تو جہاز میں کسی فضائی آلودگی کے خلاف کام کرنے والی تنظیم کے لئے عطیہ دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تاکہ جو آلودگی ایک سفر سے پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے حل کے لئے کسی دوسرے طریقے سے کام کیا جا سکے۔

امید ہے یہ معلومات مفید ثابت ہوں گی۔ آئندہ جب آپ کو سفر درپیش ہو تو ان معلومات کو ذہن میں رکھیں تاکہ ہمارے ماحول اور آب و ہوا میں بہتری پیدا ہو۔

بقیہ صفحہ 4

جب تاریخی واقعات کے بارے میں کوئی تحریر لکھی جا رہی ہو تو اس کی بنیاد ٹھوس حقائق پر ہونی چاہئے، نہ کہ محض مفروضوں کی بنیاد پر ہوائی قلعہ تعمیر کیا جائے۔ ایک طویل عرصہ پاکستان میں تاریخی حقائق کو مسخ کرکے پیش کرنے کی روایت مستحکم سے مستحکم تر ہوتی جا رہی ہے اور کئی حلقے بجا طور پر اسے تاریخ کا قتل بھی قرار دے رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ مصنفین ٹھوس حقائق پیش کرنے کی بجائے اپنے خیالات خواہ ان کی کوئی بنیاد ہو یا نہ ہو پڑھنے والوں پر مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مضمون کے کچھ اور حصے بھی اس کا تقاضہ کرتے ہیں کہ ان کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا جائے۔ اگر اللہ نے چاہا تو آئندہ ان کے بارے میں بھی کچھ حقائق پیش کئے جائیں گے۔

مرسلہ: مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب

انگریزی سے ترجمہ: مکرم احمد مستنصر قمر صاحب

وٹامنز کا غیر ضروری استعمال صحت کے لئے نقصان دہ

سبزی، گوشت، دالیں اور پھل جیسی متوازن خوراک سے وٹامنز کی ضرورت نہیں رہتی

زیرِ نظر مضمون انگریزی اخبار روزنامہ ڈان کے 18 اکتوبر 2011ء کے شمارے میں بعنوان New studies highlight risks of vitamin supplements شائع ہوا تھا۔

امریکہ میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ (NIH) کے سنٹر فار مالیکولر میڈیسن (Centre for Molecular Medicine) کے سربراہ Toren Finkel کے حوالے سے ایک دلچسپ خبر شائع ہوئی ہے۔ جس کے مطابق وٹامن سپلیمنٹس جو قبل ازیں صحت کے لئے مفید خیال کئے جاتے تھے، اب جدید تحقیق کی روشنی میں صحت کے لئے نہایت نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں۔ خاص طور پر ایسے سپلیمنٹس جو Antioxidant، یعنی ایسے کیمیکل جو غذا کو گلنے سڑنے سے بچاتے ہیں، جیسے اجزاء کے حامل ہوتے ہیں۔ قبل ازیں ایسے سپلیمنٹس کینسر، دل کے امراض اور بعض دیگر عوارض کے علاج میں مفید خیال کئے جاتے تھے۔ Toren Finkel نے کہا کہ اگرچہ وٹامن سپلیمنٹس کے کیمیائی خواص کو دیکھتے ہوئے منطقی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ ضرور صحت کے لئے مفید ہوں گے۔ تاہم ٹھوس سائنسی تجربات اس بات کی تصدیق نہیں کرتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں وٹامن سے متعلق اپنے نظریات پر نظرثانی کرنا ہوگی اور مختلف بیماریوں کے علاج میں انہیں استعمال کرنے سے پہلے اُن بیماریوں میں Oxidants کے استعمال کے اثرات کا سائنسی طریق پر جائزہ لینا ہوگا۔ کافی عرصے تک یہ مانا جاتا رہا ہے کہ Oxidants جو کہ ہمارے جسم میں ایک آزاد مالیکیول کی حیثیت میں موجود ہوتے ہیں یا باہر سے ماحولیاتی آلودگی کے ذریعے جسم میں داخل ہوتے ہیں، ہماری صحت کے لئے اچھے نہیں ہوتے۔ تاہم جدید تحقیق ان Oxidants کے بارے میں کافی پیچیدہ اور حل طلب معلومات پیش کرتی ہے۔ لہٰذا Oxidants اور وٹامنز کے ہمارے جسم میں کردار کی حقیقت کو جانچنے کے لئے شائد ہمیں ایک بار پھر لیبارٹری میں جا کر بعض سیل لے کر یا بعض جانوروں پر نسبتاً سادے اور آسانی سے سمجھ میں آنے والے تجربات کرنے ہوں گے۔

دراصل ایک لمبے عرصے تک ہم نے وٹامنز کا استعمال اس حال میں کیا ہے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں تھا کہ ہمارے جسم پر ان کے کیا اثرات ہیں۔ امریکہ میں شائع شدہ ایک اور تحقیق کے مطابق وٹامن ای کا زیادہ استعمال کرنے والے مردوں میں پراسٹیٹ کینسر کا خطرہ ایسے لوگوں کی نسبت جو وٹامنز استعمال نہیں کرتے 17 فیصد تک بڑھا ہوا دیکھا گیا ہے۔ اسی طرح امریکہ میں ہی عورتوں پر کی جانے والی ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایسی عورتیں جو Multivitamins کا زیادہ استعمال کرتی ہیں۔ انہیں نہ صرف یہ کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اس سے شرحِ اموات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ 2007ء میں کی جانے والی ایک تحقیق کے مطابق سیلینیم کے Supplements کا زیادہ استعمال کرنے والے لوگوں میں خون میں گلوکوز کی زیادتی ہونے اور ذیابیطس کی بیماری کا شکار ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

ڈیوڈ شارڈ (David Schardt) جو کہ ایک نان کمرشل تنظیم Centre for Science in the Public Interest میں بطور نیوٹریشنسٹ (Nutritionist) کام کرتے ہیں کا کہنا ہے کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ لوگ زیادہ دوا کھانے کو صحت سمجھتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وٹامنز کھانے کا کوئی نقصان نہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے یہ تجربہ کیا ہے کہ بعض وٹامنز کو جب زیادہ مقدار میں استعمال کیا گیا تو ان کے ایسے نتائج سامنے آئے جن کی ہمیں توقع نہ تھی۔ اور جن کی وجوہات کو پوری طرح سمجھنے میں ہم ناکام رہے ہیں۔ امریکہ میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو وٹامنز کا استعمال اس طرح کرتے ہیں جیسے یہ کوئی مذہبی فریضہ ہو جس کی ادائیگی ہر صورت ضروری ہو۔ ایسے لوگوں کی تعداد امریکہ کی آدھی آبادی کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ ان لوگوں کے وٹامنز کا زیادہ استعمال کرنے کی وجہ وہ اشتہاری مہم ہے جو وٹامنز بنانے والی کمپنیاں کرتی ہیں اور سالانہ 20 ارب ڈالر تک سرمایہ کماتی ہیں۔ یہ کمپنیاں اپنی مصنوعات کے فوائد سے متعلق جو کہنا چاہیں ان کو اجازت ہے۔ تاہم ان کی بنائی ہوئی مصنوعات کے استعمال سے جو مسائل پیدا ہوسکتے ہیں ان سے متعلق یہ خاموش رہتی ہیں۔

کورنیل یونیورسٹی (Cornell University) کی ایک پروفیسر پیٹسی برینن (Patsy Brannon) جو کہ امریکہ کے نیشنل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ میں وٹامنز اور پرانے ضدی امراض پر تحقیق کرنے والے پینل میں شامل رہی ہیں کا کہنا ہے کہ اکثر لوگ جو وٹامنز کا استعمال کرتے ہیں وہ پہلے ہی سے اپنی روزمرہ خوراک میں کافی وٹامنز حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایسے لوگ دراصل وٹامنز کی مقدار کو غیر ضروری طور پر لے رہے ہوتے ہیں۔ اور شاید ان کے جسم کو ان زائد وٹامنز کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ اطبّاء کے نزدیک بعض افراد جن میں حاملہ عورتیں یا ایسے معمر لوگ شامل ہیں جن میں عمر کی زیادتی کی وجہ سے بعض غذائی اجزاء اور وٹامنز کی کمی ہو جاتی ہے کو دوائی کے طور پر وٹامنز کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ایک عام صحت مند آدمی جو روزمرہ مناسب اور متوازن خوراک یعنی سبزیاں، گوشت اور دالیں وغیرہ استعمال کرتا ہے اسے فوڈ سپلیمنٹس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

امریکہ میں ہی کی جانے والی ایک اور تحقیق کے مطابق ایسے لوگ جو روزمرہ خوراک میں سبزیاں اور پھل شامل نہیں رکھتے بعض اوقات بعض ضروری وٹامنز کی کمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا بازار میں فروخت ہونے والے مصنوعی وٹامنز کی بجائے قدرت کے فراہم کردہ وٹامن کے ذرائع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ روزمرہ خوراک متوازن ہو۔ یعنی سب چیزیں سبزی، گوشت، دالیں، پھل وغیرہ وقفے وقفے سے کھاتے رہنا چاہیئے۔

مکرم بشارت الرحمٰن بٹ صاحب مربی MBEYA تنزانیہ

امن کانفرنس

جماعت احمدیہ MBEYA تنزانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ Mbeya تنزانیہ کو امسال بھی Peace کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ شہر تنزانیہ کے شمال میں واقع ہے اور یہاں کی اکثر آبادی عیسائی مذہب کی پیروکار ہے۔ ایک چھوٹے سے شہر میں آٹھ سو سے زیادہ چرچز ہیں جبکہ دیگر مذاہب بھی قلیل تعداد میں موجود ہیں۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے جماعتی تعارف، جماعت کی خدمات اور جماعت کا امن کے متعلق موقف پر مشتمل ایک مفصل دعوت نامہ تیار کیا گیا اور ساتھ ساتھ نیشنل ریڈیو پر بھی خبر آتی رہی۔ مذہبی لیڈران، سرکاری افسران، انٹرنیشنل N.G.O، ملٹی نیشنل کمپنیز، بینک، سوشل کمیونٹی، تعلیمی ادارہ جات اور مختلف طبقہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والوں کو یہ دعوت نامے دیئے گئے۔ چنانچہ اسی مناسبت سے شہر میں ایک خوبصورت ہال کرائے پر لیا گیا اور ہال میں حضرت مسیح موعود و خلفائے احمدیت کی تصاویر اور مختلف اقوال، تحریرات والہامات پر مشتمل بینرز آویزاں کئے گئے مثلاً Love for all Hatred for none۔

20/ اگست 2013ء کو اس کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد جماعت کے تعارف اور خدمات پر مبنی ایک تقریر ہوئی۔ بعد ازاں امیر جماعت تنزانیہ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب نے امن کے حوالے سے جماعت کا موقف بیان کیا۔ اس کے بعد مختلف مذہبی، سماجی اور سرکاری شخصیات کو امن کے حوالے سے اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ ان میں سے چند شخصیات کے خیالات نمونہ کے طور پر پیش خدمت ہیں:

1۔ مکرم سلویسٹر صاحب چیئرمین کرسچن چرچز سردرن زون تنزانیہ نے فرمایا کہ دنیا میں اگر سب (-) آپ جیسے ہوں جو امن کی تعلیم دیتے ہیں تو بے شک دنیا کو (-) سے کوئی خطرہ نہیں۔

2۔ مکرم میلون صاحب ڈائریکٹر ہارمنی انٹرنیشنل تنزانیہ نے کہا کہ ہم سب اِدھر اُدھر بھاگنے کی بجائے پہلے گھر سے امن کا آغاز کریں بعد میں ساری دنیا کو بتائیں جیسا کہ یہ جماعت کر رہی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے امن پر مبنی انگریزی زبان میں ایک نظم بھی سنائی۔

3۔ مکرم ڈینس دانیال صاحب نمائندہ اوموجا پرائمری سکول نے کہا کہ جماعت احمدیہ اس پروگرام کا انعقاد کر کے دوسرے (-) سے سبقت لے گئی ہے۔ ہم سب کو بھی چاہیئے کہ ایسے پروگرام کریں تا کہ معاشرے میں امن برقرار رہے اور اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔

4۔ مکرم دیوان عثمان صاحب ریجنل پولیس کمانڈر Mbeya (جو کہ ریجنل کمشنر Mbeya کے نمائندہ اور مہمان خصوصی کے طور پر اس کانفرنس میں شامل ہوئے) نے کہا کہ امن بنی نوع انسان کا بنیادی حق ہے۔ ہم امن کا خواب تب ہی دیکھ سکتے ہیں جب ہم عدل کریں گے اور خاص طور پر جب علماء عوام تک دین کی صحیح تعلیم پہنچائیں گے۔ جماعت احمدیہ کا ہمارے کام میں مدد کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ یہ کام حکومت کا ہے۔ نیز آنمکرم نے محترم امیر صاحب سے درخواست بھی کی کہ آپ یہ پروگرام تحصیل لیول پر بھی کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچے۔ اور اسی پروگرام سے متاثر ہو کر انہوں نے ایک ہفتے بعد ریجن کے تمام (-) علماء کی میٹنگ بلائی اور ان سب کو جماعت کی مثال پیش کی اور خاکسار کو کہا کہ ان سب کو (دین حق) کی صحیح تعلیم سے آگاہ کریں۔

چنانچہ خاکسار نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت کی روشنی میں امن کے حوالہ سے (دین حق) کی تعلیم پیش کرنے کی سعادت پائی۔ کانفرنس کے آخر میں مکرم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ اس کانفرنس کا اختتام ہوا۔ دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا۔

اس کانفرنس میں میڈیا کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا لہٰذا اس کی کوریج تین ٹی وی چینلز، چھ ریڈیو سٹیشنز اور پانچ اخبارات میں نشر ہوئی۔ اس پروگرام کی کوریج کے ذریعے لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پُرامن پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش میں برکت ڈالے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 13 دسمبر 2013ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد)

مکرم خالد سیف اللہ صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

مجلس انصاراللہ ضلع اسلام آباد کو مورخہ 15 دسمبر 2013ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں سالانہ تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ تربیتی امور پر تقاریر ہوئیں۔ اس کی اختتامی تقریب میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے صدارت کی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی اور صدر مجلس نے انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم فہیم الدین ارشد صاحب ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ سلمانہ سحر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ گوتھن برگ سویڈن اور داماد مکرم ملک وقاص ناصر صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو سویڈن ابن مکرم ملک خلیل احمد ناصر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو خدائے بزرگ و برتر نے مورخہ 15/اکتوبر 2013ء کو سویڈن میں بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام منیفہ ناصر عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی تحریک میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ اس کی والدہ محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب مرحوم سابق ناظر امور عامہ کی نواسی ہیں۔ نومولودہ کے والدین حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رفیق حضرت اقدس مسیح موعود اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی نسل سے ہیں اور مکرم چوہدری علم دین صاحب مرحوم نمبردار آف چنیوٹ کے نواسہ اور پوتی ہیں۔ احباب سے نومولودہ کے نیک نصیب اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ آمین

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ریفریشر کورس

(عہدیداران ضلع حافظ آباد)

مکرم فیاض احمد چوہدری صاحب جنرل سیکرٹری ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 3 نومبر 2013ء کو ضلع حافظ آباد کے عہدیداران کا ریفریشر کورس مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع حافظ آباد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد امیر صاحب نے ریفریشر کورس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ مکرم فہیم احمد شاہد صاحب مربی ضلع اور مکرم رانا عبدالحمید صاحب نائب ناظم مال وقف جدید ربوہ نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد سیکرٹریان ضلع نے اپنے اپنے شعبہ کے متعلق امور بیان کئے۔ اس ریفریشر کورس میں 88 عہدیداران نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ النور ساجدہ صاحبہ ترکہ مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ)

مکرمہ امۃ النور ساجدہ صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ ان کے اکاؤنٹ نمبر 9253010 خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/52,075 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم جملہ ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دی جائے۔

تفصیل ورثاء:

1۔ مکرمہ امۃ النور ساجدہ صاحبہ۔ بیٹی
2۔ مکرمہ امۃ النصیر عابدہ صاحبہ۔ بیٹی
3۔ مکرمہ صائمہ چوہدری صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریر مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ناصر احمد طاہر صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ اوکاڑہ شہر لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم مبشر احمد تبسم صاحب ولد مکرم ماسٹر اللہ بخش صاحب سابق صدر جماعت 1/S.P وساویوالہ ضلع اوکاڑہ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے مورخہ 26 دسمبر 2013ء کو وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ محترم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 27 دسمبر کو نماز فجر کے بعد پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم الیاس احمد صاحب مربی سلسلہ ملتان نے دعا کروائی۔ مرحوم محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن کے بھانجے تھے۔ بڑے دعاگو، نیک اور خوددار انسان تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوی 4 بیٹیاں اور 2 بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود کفیل ہو جائے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد میں حصہ لیں

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اقرأ کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا یہاں تک فرما دیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پا کر ہمیں یہ نوید دی کہ

میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:

اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

طلبہ کی امداد کا فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ اس کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ امداد طلبہ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے تحت سینکڑوں طلباء کی مدد کی جاتی ہے، سالانہ داخلہ جات، ماہوار ٹیوشن فیس، درسی کتب کی فراہمی، یونیفارم اور دیگر تعلیمی ضروریات حسب گنجائش معاونت کی جاتی ہے۔

اپنے عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبرز: 0092 47 6215 448
0092 47 6212 473
موبائل نمبر: 0092 0333 6706649
Email: info@nazarattaleem.com
Website: www.Nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆......☆

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید و فروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

12 جنوری 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
9:05 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو 3 مارچ 2013ء
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال وجواب 19 مارچ 1994ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 2012ء
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	سیرت النبی ﷺ
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

13 جنوری 2014ء

12:30 am	Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:35 am	Hunting in Canada
2:15 am	خلافت خامسہ کا بابرکت عشرہ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
4:10 am	سوال وجواب
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:15 am	Hunting in Canada
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جنوری 2014ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
11:50 am	حضور انور کا دورہ سکینڈے نیویا
12:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:55 pm	آداب زندگی
1:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اکتوبر 2013ء
4:00 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مارچ 2008ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	ایم ٹی اے ورائٹی
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ سکینڈے نیویا
11:45 pm	شمائل نبویؐ

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

منفرد ڈیزائن اور پائیداری کی علامت
خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
نئے سال کی نئی ورائٹی
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
اہلِ ربوہ کو نیا سال مبارک ہو
لیڈیز، جینٹس اینڈ چلڈرن کی نئے سیزن کی نئی ورائٹی
سردیوں کی ورائٹی پر سیل کا آغاز
مورخہ یکم جنوری سے محدود مدت کے لئے
مِس کولیکشن شوز ربوہ

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں طلوع وغروب۔3 جنوری

طلوع فجر	5:42
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	5:19

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

جینٹس لیڈیز اور چلڈرن۔جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے
سروس شوز پوائنٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6212762
/servisshoespointrabwah

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

فیصل کراکری ڈسپلے سنٹر برانچ نمبر 2
ڈنر سیٹ، ڈبل پینڈ اسٹیل، نان سٹک گارنٹی والا اور کچن الیکٹرونکس کی کوالٹی پروڈکٹس نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں۔
ریلوے روڈ اڈہ مارکیٹ ربوہ 0322-7705720

جائیداد برائے فروخت
1۔مکان رقبہ ایک کنال تعمیر شدہ 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء
2۔کمرشل بلڈنگ رقبہ دس مرلہ واقع گولبازار 11/14
3۔ایک پلاٹ رقبہ ایک کنال دارالعلوم جنوبی 8/10
رابطہ کے لئے: 001-403-852-0590
0336-7064942

FR-10